سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کا ایک تجزیاتی مطالعہ

محمد اصغر شہزاد*

عبدالحمید**

Abstract

Islamic Banking is growing rapidly in Pakistan. In 2016 Assets of Islamic Banking Industry (IBI) recorded growth of Rs. 65 billion and reached to Rs. 1,853 billion. Deposits of IBI also increased by Rs. 97 billon and reached Rs. 1,573 billion. In this expending market different conventional (Interest Based) Banks in different countries including Pakistan are also offering Islamic Banking Branches (IIB's). These IIB's are offering Islamic modes of financing under the supervision of a Sharī'ah supervisory board and fulfil all the requirements of Central Bank. But there are some doubts regarding Sharī'ah legitimacy and Sharī'ah compliance among general public. The objective of this research is to present a comprehensive exploratory and analytical study about the Islamic Banking Branches and Islamic Banking window's in the light of Sharī'ah. In this paper the regulations of State Bank of Pakistan (SBP) and view point of opponents and proponents are also examined.

Keywords: IIB's, Islamic Banking Branches of Conventional Banks, Islamic Banking windows, State Bank of Pakistan Regulations, Sharī'ah legitimacy.

تعارف:

اسلامی بینکاری ایک تیزی سے پھیلتا ہوا نظام ہے جو کہ نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر مسلم و غیر مسلم ریاستوں میں بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق اپریل تا جون ۲۰۱۷ء میں اسلامی بینکوں کے اثاثوں میں ۱۵۰ارب روپے کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا جس کے ساتھ اسلامی بینکاری انڈسٹری کے کل اثاثے ۱۸۸۵ارب روپے سے بڑھ کر ۲۰۳۵ ارب روپے تک پہنچ گئے۔ جبکہ اس دورانیے میں اسلامی بینکوں کے کھاتوں (ڈیپاذٹ) میں '۱۵۶' ارب روپے کا اضافہ ہوا جو کہ ۱۵۶۴ارب روپے سے بڑھ کر ۱۷۲۰ارب روپے تک پہنچ گئے۔[1]

---

* لیکچرار، شعبہ تربیت، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

** لیکچرار، شعبہ تحقیق و تالیف، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

دوسری طرف یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلامی بینکوں کے کل اثاثے سودی بینکوں کے اثاثوں کے مقابلے میں صرف ۱۳،۷ فیصد ہیں۔اس وقت بیشتر ممالک میں اسلامی اور سودی بینکاری نظام کے ساتھ متوازی چل رہے ہیں۔

اس حوالے سے بیسویں صدی کے آخر میں بڑے پیانے پر اسلامی مالیاتی اداروں کا قیام عمل میں بھی آیا۔ مسلم اور غیر مسلم ممالک میں اسلامی مالیاتی اداروں کی بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھتے ہوئے سودی بینکوں نے اپنی اسلامی ذیلی شاخوں کا آغاز کیا، اس ضمن میں سودی بینکوں کی سب سے پہلی ذیلی شاخ کا مصری بینک نے ۱۹۸۰ء میں آغاز کیا جس کی اسلامی شاخیں ۲۰۰۴ء میں ۲۹ تھیں، اور بعد ازاں مصر کے دوسرے سودی بینکوں نے بھی اپنی ذیلی اسلامی شاخوں کا آغاز کیا، جن کی ۲۰۰۴ء میں تعداد ۵۸ تک پہنچ چکی گئی تھی۔[2] اسی طرح دوسرے ممالک میں بھی سودی بینکوں نے اپنی ذیلی اسلامی شاخوں کا افتتاح کیا، چنانچہ العربی بینک [3] نے اردن میں اپنی ذیلی اسلامی شاخ کا ۱۹۹۸ء میں آغاز کیا، اور قاہرہ عمان نے ۱۹۹۶ء میں فلسطین کے اندر اپنی کئی ذیلی اسلامی شاخوں کا آغاز کیا اور اس کے بعد یہ سلسلہ عالمی سطح پر پہنچ گیا، جو کہ اب یورپ میں بھی لوگوں کی توجہ حاصل کر رہا ہے۔اس سے یہ بات واضح طور پر معلوم کی جا سکتی ہے کہ سودی بینک اس وقت اسلامی بینکوں کی اہمیت کا انکار نہیں کر سکتے، کہ جو اسالیب تمویل اسلامی بینکوں میں استعمال کیے جاتے ہیں وہ سودی بینکوں میں استعمال نہیں ہوتے۔ اور یہ بات بھی حقیقت ہے کہ سودی بینکوں کی طرح اسلامی بینکوں کا بھی ایک خاص نظام اور بنیادیں ہیں جو سودی بینکوں سے بالکل مختلف ہیں۔ اب دونوں نظام ہائے کی بنیادیں اور قواعد ایک دوسرے سے مختلف ہیں تو دونوں ایک ساتھ مل کر یا ایک دوسرے کی نگرانی میں کیسے چل سکتے ہے، خصوصاً سودی بینک کی ذیلی اسلامی شاخ کیسے ہو سکتی ہے؟ اس مقالے کا بنیادی مقصد اس حقیقت کو اجاگر کرنا ہے کہ آیا ایسی ذیلی اسلامی شاخوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس وقت مسلم اور

---

[1]State Bank of Pakistan, (2017) Islamic Banking Bulletin, Islamic Banking Department, State Bank of Pakistan, April-June 2017, www.sbp.org.pk/ibd/bulletin/2017/Jun.pdf, Accessed on 4th October 2017 at: 03:43 am

[2]-دیکھیے: مصطفی ابراھیم محمد، تقییم ظاھرة تحول البنوک التقلیدیه للمصرفیه الاسلامیه (ایم فل رسالہ جو کہ ۲۰۰۶ میں امریکی اوپن یونیورسٹی، قاہرہ میں پیش کیا گیا)، ۱۱

[3]-اسلامی عربی بینک یہ عربی بینک کی شاخ ہے، دیکھئے: التقریر المالی لمجموعة البینک العربی، ۲۰۱۱ء)، ۱۴۳

http://www.arabbank.com/uploads/File/ArabBank_Annual_Report_2011_AR-pdf

غیر مسلم دنیا میں سودی بینکوں کی ذیلی اسلامی شاخوں کے ساتھ معاملات طے کرنے کے بارے میں دو مختلف، جواز اور عدم جواز کی، آراء پائی جاتی ہیں، چنانچہ اس تحقیقی مقالہ کا بنیادی مقصد ان تمام آراء کا علمی جائزہ لینا ہے۔

سابقہ لٹریچر کا جائزہ:

اس موضوع پر متعدد محققین نے قلم اٹھایا ہے البتہ اردو زبان میں اس موضوع پر کوئی قابل ذکر تحقیق موجود نہیں ہے، جبکہ عربی زبان میں اس حوالے سے جو تحقیقات میسر آئیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ڈاکٹر زعیر محمد عبد الکریم، نے ۲۰۰۲ء میں ، العلاقة بين البنوک الاسلامية والبنوک التقليدية کے عنوان پر ایک بحث ، شارجہ یونیورسٹی میں ''دور المصرفية الاسلامية فی الاستثمار والتنمية'' کے عنوان پر ہونے والی کانفرنس میں پیش کی، جس میں انہوں نے اسلامی اور سودی بینکوں کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کے بارے میں بات چیت کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسی اسلامی شاخوں کا آغاز اسلامی معیشت میں اضافے کا سبب بنے گا۔

ڈاکٹر شریف فہد ،الفروع الاسلامية التابعه للمصارف الربوية، دراسه فی ضوء الاقتصاد الاسلامی ، یہ بحث انہوں نے ۲۰۰۳ء میں جامعہ ام القری میں اقتصادی امور پر ہونے والی تیسری بین الاقوامی کانفرنس میں پیش کی، جس میں انہوں نے ایسی اسلامی شاخوں کے افتتاح کے لیے محرکات کو بیان کیا ہے اور مختلف آراء کا موازنہ کرتے ہوئے یہ نتیجہ بیان کیا ہے کہ سودی بینکوں کا اسلامی بینکوں میں تبدیل ہونا ضروری ہے، مختلط نظام درست نہیں ہے۔

ڈاکٹر مرطان سعید، ''تقويم الموسسات التطبيقية للاقتصاد الاسلامی: النوافذ الاسلامية للمصارف التقليدية'' یہ بحث انہوں نے ۲۰۰۳ء میں جامعہ ام القری میں اقتصادی امور پر ہونے والی تیسری بین الاقوامی کانفرنس میں پیش کی جس میں اسلامی معیشت کی تاریخ اور اس کی اہمیت پر گفتگو کی ہے اور ایسی شاخوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ان کے جواز کی طرف اپنا میلان ظاہر کیا ہے کیونکہ اس سے اسلامی معیشت میں اضافہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر شاق فاطمۃ، النوافذ الاسلامیۃ فی البنوک التقلیدیۃ : تقدیر اقتصادی اسلامی، ایم فل بحث، جامعۃ یرموک، ۲۰۱۱ء، اس میں انہوں نے ۲۰۱۱ء میں اسلامی شاخوں کی محرکات، نتائج اور شرعی پہلو پر گفتگو کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ سودی بینکوں کے لیے ذیلی اسلامی شاخوں کا آغاز کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ شرعی ضوابط کو اپنایا جائے، ایسی ذیلی شاخوں کے ساتھ مالی معاملات طے کرنا ضرورت کے تحت بھی جائز ہے۔

ڈاکٹر شبیبی سنان محمد رضا نے ۲۰۰۹ء میں متحدہ عرب امارات ''المصرفی العربی الدولی، الازمۃ: رویۃ للغد'' کے عنوان پر ہونے والی کانفرنس میں "ضوابط و مخاطر الجمع بین الصیرفۃ التقلیدیۃ والصیرفۃ الاسلامیۃ فی ضوءالتجربۃ الدولیۃ" کے موضوع پر بحث پیش کی، جس میں انہوں نے بین الاقوامی سطح پر اسلامی نظام معیشت کے اہتمام کی اہمیت کو بیان کیا ہے اور سودی بینکوں کے لیے اسلامی اسلوب میں مالی معاملات طے کرنے کے اصول ضوابط بیان کیے ہیں۔

ڈاکٹر مصطفی ابراہیم محمد، تقییم ظاہرۃ تحول البنوک التقلیدیۃ للمصرفیۃ الاسلامیۃ، ایم فل رسالہ جو کہ ۲۰۰۶ء میں امریکی اوپن یونیورسٹی، قاہرہ میں پیش کیا گیا، نے ۲۰۰۶ء میں سودی بینکوں کو اسلامی بینکوں میں تبدیل کرنے کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کے ساتھ معاملات کرنا حرام ہے، الا یہ کہ کوئی خالص اسلامی بینک نہ ہو جس سے مالی معاملات طے کیے جاسکیں یا اس صورت میں ایسی شاخوں کے ساتھ معاملات طے کیے جاسکتے ہیں کہ جن سودی بینکوں کی یہ ذیلی شاخیں ہیں وہ بالتدریج اسلامی نظام معیشت میں تبدیل ہو جائیں۔

ڈاکٹر سانو، قطب مصطفی، ''فی آفاق التعایش بین المصرفیۃ التقلیدیۃ والمصرفیۃ الاسلامیۃ۔'' یہ بحث انہوں نے متحدۃ عرب امارات میں ۲۰۰۵ء میں ہونے والی کانفرنس میں پیش کی، جو کہ ''الموسسات المالیہ الاسلامیہ، معالم الواقع وآفاق المستقبل'' کے عنوان پر تھی۔ اس میں انہوں نے اسلامی اور سودی بینکوں کے مالی نظام کے ایک ساتھ چلنے کے امکان کو ظاہر کیا ہے اور اپنی خاص ایک فکر کو بیان کیا ہے کہ اس میں ایک دوسرے پر تنقید کرنے کی بجائے ایک دوسرے کو قبول کرتے ہوئے اور ایک دوسرے کا احترام کرتے ہوئے مل کر یہ کام کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر نجیب سمیر خریس، یرموک یونیورسٹی، اردن، ''النوافذ الاسلامیہ فی البنوک الربویہ من منظور اقتصادی اسلامی''، یہ بحث ''مجلۃ الزرقاء للبحوث والدراسات الانسانیہ'' کی جلد نمبر ۱۴ اور شمارہ نمبر ۰۲ میں ۲۰۱۴ء

میں شائع ہوا، جس میں ڈاکٹر نجیب سمیر نے سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کا جائزہ لیتے ہوئے ان اسلامی شاخوں کے ساتھ مالی معاملات طے کرنا حرام قرار دیا ہے۔

مصطفی ابراہیم، تقییم ظاہرۃ تحول البنوک التقلیدیہ للمصرفیہ الاسلامیہ۔ یہ بحث امریکی اوپن یونیورسٹی مصر کے اندر ایم فل ڈگری کے طور پر پیش کی گئی جس میں ریسرچر نے اسلامی بینکوں کی شاخوں کا پس منظر، ارتقاء کے اسباب کا جائزہ لیا اور ان کے ساتھ مالی معاملات طے کرنے کا حکم بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ غیر اسلامی ممالک میں مسلمانوں کے لیے ضرورت کے تحت ان اسلامی شاخوں کے ساتھ مالی معاملات طے کرنا درست ہے البتہ اسلامی ممالک میں ایک مسلمان کو پرہیز کرنا ضروری ہے۔

تحقیق کا طریقہ کار: (Research Methodology)

اس تحقیقی مقالہ سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں سے متعلق بینک دولت پاکستان کی جاری کردہ قوانین اور معاصر اقتصادی ماہرین کی آراء کا قرآن و سنت کی روشنی میں تقابلی جائزہ لیتے ہوئے سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کے ساتھ معاملات کی شرعی حیثیت کو معلوم کرنے کی ایک کوشش کی گئی ہے۔

اسلامی بینکاری کا ارتقاء:

اسلامی نظام بینکاری گزشتہ ۵ دہائیوں پر محیط نظام ہے جس کا اغاز مصر سے ۱۹۶۳ء میں میت غمر کے اسلامک بینک کے قیام کی صورت میں ہوا تھا۔ اس سے قبل اس حوالے سے چند کاوشیں اور تجربے جنوبی ہند کی مسلم ریاست حیدر آباد میں بھی ہو چکے تھے۔ حیدرآباد دکن کے اس تجربے کے بعد ۱۹۵۰ء اور ۱۹۵۱ء کے دورانیے میں اس طرح کی ایک ابتدائی کاوش پاکستان میں بھی ہوئی۔ جس میں شیخ احمد رشاد نے کلیدی کردار ادا کیا۔ ۱۹۶۹ء میں ملائیشیا میں تبونگ حاجی حجاج کا انتظامی فنڈ اور بورڈ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا جس کا کام حجاج کرام کو مالیاتی سہولیات فراہم کرنا تھا۔ بالعموم تصور پایا جاتا ہے کہ مصر کے میت غمر اور ملائیشیا کے تبونگ حاجی بورڈ اسلامی بینکاری کی عملی صورت تھی، مگر اسلامی بینکاری کے قیام کی اولین عملی اور تطبیقی صورتوں میں اگر ان دو اداروں کا جائزہ لیا جائے تو انہیں اسلامی بینکاری کی ایک ابتدائی نامکمل صورت تو کہا جا سکتا ہے لیکن ان پر مکمل اسلامی بینک کا اطلاق کرنا صحیح معلوم نہیں ہوتا کیونکہ یہ دونوں ادارے انتہائی محدود مقاصد کے لئے قائم کئے گئے تھے۔ میت غمر پراجیکٹ کا دائرہ عمل دیہی کاشتکاروں اور ملائیشیا کے تبونگ حاجی کے پیش نظر حاجیوں کو مالیاتی سہولت فراہم کرنا تھا، جو کہ مکمل بینکاری نہیں بلکہ بینکاری کی ابتدائی شکل تھی۔ بعد ازاں مصری حکومت نے ۱۹۷۱ء میں ایک بینک

قائم کیا جس کا نام ناصر سوشل بینک تھا۔ یہ سرکاری بینک ہونے کی بناء پر وسائل میں میت عمر سے بہت بڑا منصوبہ تھا۔ ناصر سوشل بینک کے قیام کے کچھ سال بعد ۱۹۷۵ء میں اسلامی ترقیاتی بینک قیام عمل میں لایا گیا اور بعد میں دوبئی اسلامی بینک قائم ہوا۔ کویت میں کویت فنانس ہاوس ۱۹۷۷ء میں قائم ہوا۔

پاکستان میں اسلامی بینکاری کی ترویج وترقی:

بلاشبہ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اور اس میں اسلامی قوانین کا نفاذ ضروری ہے۔ پاکستان کے آئین میں یہ بات صراحت سے لکھی ہے کہ پاکستان کا کوئی قانون اسلام سے متصادم نہیں ہو گا۔

"All existing laws shall be brought in conformity with the Injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah, in this Part referred to as the Injunctions of Islam, and no law shall be enacted which is repugnant to such Injunctions."[4]

"تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا، جس کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے، اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو"

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے جولائی ۱۹۴۸ء سٹیٹ بینک کے افتتاح کے موقع پر فرمایا:

"The adoption of Western economic theory and practice will not help us in achieving our goal of creating a happy and contented people. We must work our destiny in our own way and present to the world an economic system based on true Islamic concept of equality of manhood and social justice. We will thereby be fulfilling our mission as Muslims and giving to humanity the message of peace which alone can save and secure the welfare, happiness and prosperity of mankind."[5]

"مغربی معاشی نظریہ اور عمل کا نفاذ ہمیں ایک خوشحال معاشرہ اور قناعت پسند افراد بنانے میں کوئی مدد نہیں کرے گا۔ ہمیں ایک اسلامی معاشی نظام، جو کہ اسلامی عدل اجتماعی اور مساوات کے اصولوں کے تحت قائم ہو پر کام کر کے اپنی تقدیر خود بنانی ہو گی۔ اور دنیا کے سامنے اسے پیش کرنا ہو گا۔"

---

[4] دستور پاکستان، حصہ نہم، **اسلامی احکام**، آرٹیکل ۲۲۷ (۱)، ۱۴۵

[5] دیکھیے، اسٹیٹ بینک آف پاکستان، SBP, History of Islamic Banking in Pakistan, http://sbp.org.pk/IB/abt-his.asp, 19 November 2016, 04:00 pm

پاکستان میں اسلامی بینکاری کے حوالے سے عملی کام سن ۱۹۷۹ء میں شروع ہوا، اس حوالے سے سرکاری اور نجی سطح پر بہت کام ہوا۔ اوائل ۲۰۰۰ء میں حکومت پاکستان نے بتدریج انداز میں سودی معاشی نظام کو اسلامی معاشی نظام میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور مرحلہ وار اسلامی بینکاری کے نفاذ کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا جسکے مطابق مندرجہ ذیل تین طرح سے اسلامی بینکاری کو ترویج دیتے ہوئے اسلامی بینک کھولنے کی اجازت دینے کا منصوبہ بنایا گیا۔[6] اس منصوبے میں مندرجہ ذیل تین طرح اسلامی بینکنگ کو ترویج دینے کی اجازت دی گئی:

1. نجی سطح پر مکمل اسلامی بینک
2. سودی بینکوں کی ذیلی اسلامی برانچیں
3. سودی بینکوں کی اسلامی برانچیں

فہرستی اسلامی کمرشل بینک: Scheduled Islamic Commercial Bank

مکمل اسلامی بینک سے مراد ایک خود مختار پاکستانی یا غیر ملکی اسلامی کمرشل بینک ہے جس کی مصنوعات اور خدمات شرعی اصولوں کے مطابق ہوں، اور کسی بینک یا مالیاتی ادارے کا ذیلی ادارہ نہ ہو اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے بحیثیت مکمل اسلامی بینک کے رجسٹر ہو۔ اس وقت پاکستان میں چھ مکمل اسلامی بینک کام کر رہے ہیں، جن کے نام اور برانچوں کی تعداد ڈائیاگرام (ا) میں دیکھی جا سکتی ہے۔

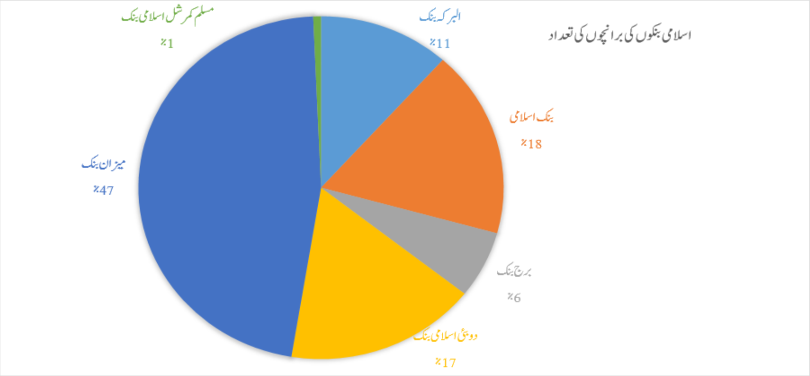

ڈائیاگرام۔ا

[6] دیکھیے، اسٹیٹ بینک آف پاکستان،
SBP, History of Islamic Banking in Pakistan, http://sbp.org.pk/IB/abt-his.asp, 19 November 2016, 04:00 pm

سودی بینکوں کی اسلامک بینکنگ برانچیں: Subsidiaries By Existing Commercial Banks

اقتصادیات اور اسلامی شریعہ کے مختلف سکالرز نے سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کا تعارف کرواتے ہوئے ان کا مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی ہے، جس میں ان کی عبارات اگرچہ مختلف ہیں البتہ مفہوم و مراد میں سب متفق ہیں، اسی طرح بعض نے ایک حصے کو زیادہ ترجیح دیتے ہوئے ایک حصہ بیان کیا ہے اور دوسری تعریفات میں کسی دوسرے حصے پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر شحاتۃ سودی بینکوں کی تعریف کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں "الفروع التي تنتمي إلى مصارف ربوية ، وتمارس جميع النشاطات المصرفية طبقا لأحكام الشريعة الإسلامية"[7] (سودی بینکوں اسلامی شاخوں سے ایسی شاخیں مراد ہیں جو سودی بینکوں کی طرف (نام کے لحاظ سے) منسوب ہیں اور اور شریعت کے مطابق بینک کے تمام کاموں کو سرانجام دیتی ہیں)۔ جبکہ ڈاکٹر مرطان انہی اسلامی شاخوں کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں کہ "بأنها وحدات تنظيمية تديرها المصارف الربوية، وتكون مخصصة في تقديم الخدمات المالية الإسلامية"[8] (وہ یونٹس (Booths)، جن کو سودی بینک چلاتے ہوں اور وہ صرف اور صرف اسلامی مالی معاملات چلانے کی حد تک محدود ہوں)۔ اور بسا اوقات ان کو "ظاهرة النظام المزدوج" (مختلط مالی نظام کا مسئلہ)، کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ سودی بینک جو سودی کاموں (Services) کے ساتھ ساتھ اسلامی مالی معاملات بھی سرانجام دیتے ہیں[9]۔ چنانچہ اسلامی شاخیں اسی سودی بینک کے اندر ہی اسلامی معاملات طے کر رہی ہوتی ہیں۔

---

[7] ڈاکٹر شحاتۃ، حسین، "الضوابط الشرعية لفروع المعاملات الاسلامية بالبنوک التقليدى"، مجلة الاقتصاد الاسلامی، متحدۃ عرب امارات، شمارہ ۲۴۰، ۳۳

[8] ڈاکٹر مرطان سعید، "تقويم الموسسات التطبيقية للاقتصاد الاسلامی:النوافذ الاسلامية للمصارف التقليدية" (یہ بحث انہوں نے ۲۰۰۳ء میں جامعة ام القرى میں اقتصادی امور پر ہونے والی تیسری بین الاقوامی کانفرنس میں پیش کی)، ۱۴

[9] ڈاکٹر حافظ عمر زہیر، رأي فی مسالة النظام المزدوج فی الاعمال البنكيه، (یہ بحث مجلة الاموال ، شركة الاتصالات الدولية، جدة، شمارہ نمبر ۰۱، دسمبر ۱۹۹۶ء میں شائع ہوئی)، ۶۰

مختصراً سودی بینکوں کی اسلامک بینکنگ برانچ ایک ذیلی شعبہ کی طرح ہوتا ہے جو کہ مکمل طور پر خود مختار ادارہ نہیں ہوتا۔[10] اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری کی ترویج کے لئے جو بنیادی منصوبہ تیار کیا ہے یہ اسی کی ایک کڑی ہے، اسٹیٹ بینک کی طرف سے ان برانچوں کو کھولنے کی اجازت ۲۰۰۳ء کے سرکلر نمبر ا کے ذریعے دی گئی[11] جس کے مطابق ایک سودی بینک کو اپنی اسلامک بینکنگ برانچیں کھولنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے ہونگے۔

1. صدر دفتر میں اسلامک بینکنگ کی ڈویژن بنائی جائے گی اور اس کے انتظامی ڈھانچے کی تفصیلات اسٹیٹ بینک کو جمع کروائی جائیں گی۔ جس کا سربراہ بینک کے صدر (چیف ایگزیکٹو) کو جوابدہ ہوگا۔[12]
2. اسلامی بینکنگ ڈویژن میں شریعہ مشیر اور شریعہ ایڈوائزری بورڈ تعینات کیا جائے گا۔ جو کہ اسلامی بینکنگ برانچ کے معاملات میں شریعت کی پیروی کو یقینی بنائے گا اور تمام معاہدات / مصنوعات و خدمات کی تصدیق کرے گا۔[13]
3. بینک اپنی اسلامک بینکنگ برانچوں میں پیش کی جانے والی تمام مصنوعات اور خدمات کی تفصیلات درخواست کے ساتھ جمع کروائے گا جو کہ شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ بورڈ سے منظور ہونی چاہیں۔[14]
4. اسلامک بینکنگ ڈویژن کے تحت ایک اسلامک بینکنگ فنڈ قائم کیا جائے گا۔ اور اسلامک بینکنگ فنڈ سے شرعی احکام کے مطابق اسالیب تمویل کے ذریعے سرمایہ کاری کی جائے گی۔[15]
5. اسلامک بینکنگ برانچوں کے عملے کی تربیت کا اہتمام کیا جائے گا۔[16]

---

[10] ایک خود مختار (Independent) ادارے سے مراد یہ ہے کہ جس کا سرمایہ اپنا ہو اور اس ادارے کا صدر سربراہ ہو جبکہ اسلامک بینکنگ برانچیں خود مختار نہیں ہوتیں یہ سودی بینکوں کے ایک ڈیپارٹمنٹ کی طرح کام کر رہی ہوتی ہیں جن کا سربراہ / ذمہ دار ایک گروپ ہیڈ ہوتا ہے۔

[11] SBP, Guidelines for opening of stand-alone branches for Islamic Banking by existing banks, BPD Circular No. 01 of 2003.

[12] ایضاً، ۳

[13] ایضاً

[14] ایضاً

[15] ایضاً

[16] ایضاً

اس ادارے کے مالیاتی گوشوارے سودی بینکوں کی سالانہ رپورٹ میں الگ سے شائع کیے جاتے ہیں۔اس وقت پاکستان میں ۱۷ سودی بینکوں کی شاخیں شرعی مصنوعات اور خدمات فراہم کر رہی ہیں، ان کے نام اور برانچوں کی تعداد ڈائیاگرام (۲) میں دیکھی جاسکتی ہے۔

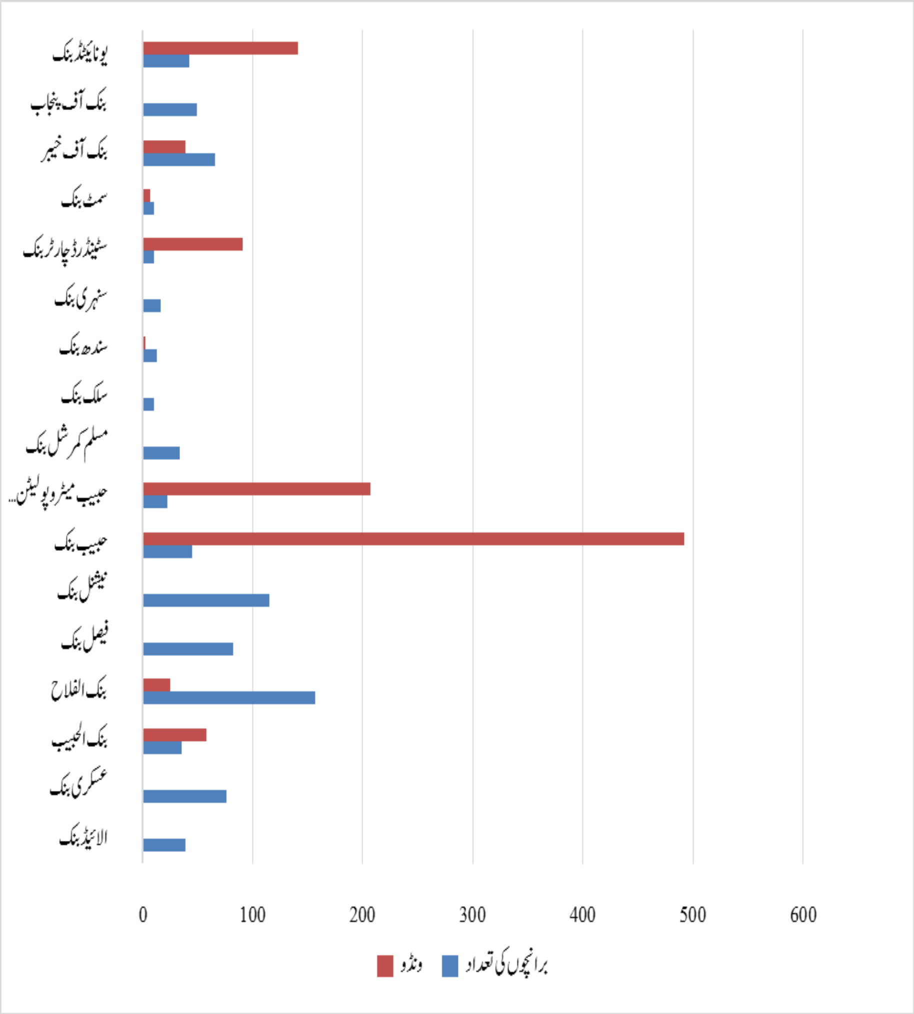

ڈائیاگرام۔۲

پ۔سودی بینکوں کی اسلامک بینکنگ ونڈوز: Islamic Banking Windows (IBWs)

جہاں سودی بینکوں نے اسلامک بینکنگ برانچیں شروع کی ہوئی ہیں اسی طرح اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی اجازت سے سودی بینکوں میں اسلامک بینکنگ ونڈو کا بھی آغاز ہوا ہے۔ان ونڈوز کا مقصد اسلامی بینکوں

کے صارفین کو سہولت فراہم کرنا مقصود ہے تاکہ ان کو بینکنگ کی سہولیات اسی بینک کی سودی برانچوں میں بھی دستیاب ہوں۔اسلامک بینکنگ ونڈوز کی باقاعدہ اجازت اسٹیٹ بینک کی طرف نومبر ۲۰۰۷ء میں دی گئی[17] جس میں صراحت کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ وہ بینک جنہوں نے اسلامک بینکنگ برانچیں کھولی ہوئی ہیں وہ اپنی سودی بینکوں کی برانچوں کا فائدہ حاصل کرتے ہوئے ڈیپازٹ کی سکیمیں متعارف کرواسکتے ہیں[18]۔اس وقت پاکستان میں ۸ سودی بینکوں میں اسلامک بینکنگ ونڈو کی سہولت فراہم کی جارہی ہے' ان کے نام اور برانچوں کی تعداد ڈائیاگرام (۳) میں دیکھی جاسکتی ہے۔

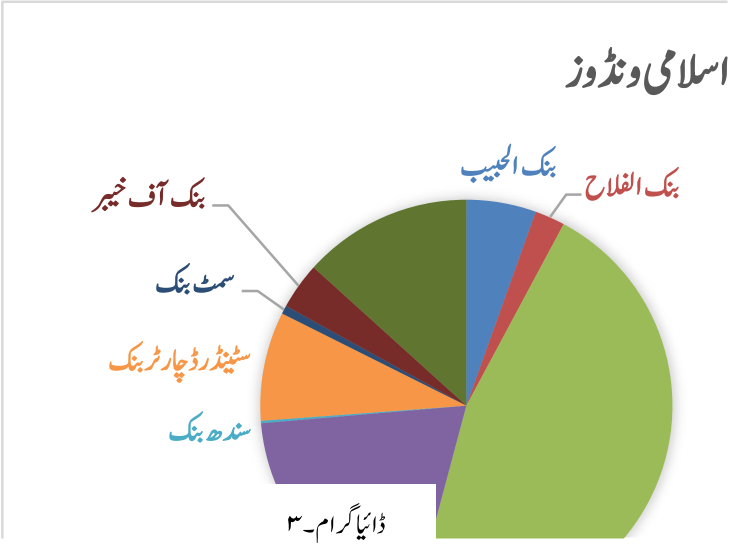

ڈائیاگرام۔۳

[17] SBP, Information about Islamic Banking Windows, IBD Circular No.06 of 2007, accessed Date 27 November 2016, www.sbp.org.pk/ibd/2007/C6.htm

[18] اس سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک شخص سودی بینک کی اسلامک بینکنگ برانچ میں اپنا کھاتہ کھولتا ہے وہ اپنی رقم سودی بینک کی کسی شاخ سے بھی نکلوایا جمع کرواسکتا ہے جو اسلامک بینکنگ ونڈو کی شکل میں اسلامی بینکاری کی سہولت فراہم کررہی ہے۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس شخص کا کھاتہ اس سودی بینک میں ہوگا بلکہ اس کا کھاتہ سودی بینک کی اسلامک بینکنگ برانچ میں ہوگا جب وہ شخص سودی بینک کی اسلامی ونڈو میں کوئی رقم جمع کروائے گا یا نکلوائے گا تو دراصل اس کا اسلامک بینکنگ برانچ کا کھاتہ جمع یا نفی ہورہا ہوگا۔مثال کے طور پر ایک سودی بینک ''الف'' ہے جس نے اپنی اسلامک بینکنگ برانچیں ''الحلال'' کے نام سے شروع کررکھی ہیں۔اور زید نے ''الحلال بینکنگ برانچ'' میں اپنا کھاتہ کھول رکھا ہے۔بینک ''الف'' زید کو یہ سہولت دیتی ہے کہ وہ اس کے نزدیکی سودی برانچ میں بھی رقم جمع کرواسکتا ہے یا نکلواسکتا ہے جس کا اثر اس کے ''الحلال'' کے اکاونٹ پر ہوگا۔

4. سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کے بارے میں چند ملکی قوانین کا جائزہ:

پاکستان میں اسلامی بینکاری دوبارہ ۲۰۰۱ء میں شروع ہوئی، اسلامی بینکاری کو شرعی اصولوں پر چلانے کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان وقتاً فوقتاً اسلامی بینکوں کے لئے قوانین متعارف کرواتا ہے۔ ابتداء میں اسلامی بینکوں کی پراڈکٹس اور خدمات میں یکسانیت کے لئے اسٹیٹ بینک نے ایک سرکولر جاری کیا جس میں مختلف اسالیب تمویل کی وضاحت کی گئی اور اسلامی بینکوں کو اپنی پراڈکٹس اور خدمات میں شرعیت کی پیروی کو یقینی بنانے کے لیے اسلامی بینکوں کے لئے لازم قرار دیا کہ ہر اسلامی بینک خواہ ملکی ہو یا غیر ملکی، ایک شریعہ مشیر تعینات کرئے جو بینک کی پراڈکٹس اور خدمات کی تیاری اور اس کے نفاذ کے حوالے سے شرعی راہنمائی کرئے اور شریعہ آڈٹ کے ذریعے اس بات کی یقین دہانی کرئے کہ بینک میں تمام پراڈکٹس اور خدمات شریعت کے اصولوں کے مطابق ہو رہی ہیں یا نہیں؟[19] اگر شریعہ ایڈوائزر یہ محسوس کرئے کہ بینک کی پراڈکٹس اور اسالیب تمویل میں شریعہ اصولوں کی پیروی نہیں کی جارہی تو شریعہ ایڈوائزر اس خاص پراڈکٹ سے حاصل ہونے والی آمدن کو خیرات کے فنڈ میں شامل کرئے گا۔ بعد ازاں پاکستان میں اسلامی بینکاری کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے ۲۰۱۴ء میں ایک تفصیلی اور جامع شریعہ گورننس فریم ورک جاری کیا جس کا اطلاق تمام اسلامی بینکوں، اور سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں پر ہوتا ہے۔ اس سرکلر کا مقصد اسلامی بینکوں کی پراڈکٹس اور خدمات میں شریعت کی پیروی کو زیادہ موثر بنانا ہے۔

اس فریم ورک کے مطابق اسلامی بینکوں کے لئے لازم ہے کہ کم از کم تین علماء پر مبنی شریعہ بورڈ تشکیل دے جس کے ممبران میں سے ایک ممبر کل وقتی شریعہ مشیر کے طور پر بینک میں اپنی خدمات سرانجام دیں گے۔ شریعہ بورڈ میں قانون، حساب نویسی و حسابداری اور معاشیات کے ماہرین بھی ضرورت کے پیش نظر علماء کے علاوہ شامل کیے جاسکتے ہیں۔ شریعہ بورڈ کے ممبران تین سال کے لئے تعینات کئے جائیں گے جن کو دوبارہ منتخب کیا جاسکتا ہے۔ اس گورننس فریم ورک میں جہاں شریعہ سپروائزری بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر کی ذمہ داریوں کی وضاحت کی وہاں شریعہ گورننس کے صحیح نفاذ کو چیک کرنے کے لیے اسلامی بینکوں میں مندرجہ ذیل آڈٹ بھی ضروری قرار

---

[19] مزید تفصیلات کے لئے دیکھیے:
SBP, Instructions and Guidelines for *Sharīʿah* Compliance in Islamic Banking Institutions, IBD Circular No. 2, Sate Bank of Pakistan, (2008) accessed October 18 2016, http://www.sbp.org.pk/ibd/2008/C2.htm

دیئے تا کہ اس بات کی یقین دہانی ہو سکے کہ شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ سپروائزری بورڈ کی ہدایات پر کماحقہ عمل ہو رہا ہے؟[20] اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات ضروری قرار دیئے گئے۔

- ہر اسلامی بینک کا ادارہ ایک شریعہ سپروائزری بورڈ تشکیل دے گا[21] جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامی بینک کی تمام مصنوعات اور خدمات کے متعلق قوائد، ضوابط، طریقہ کار، معاہدات اور تشہیر کے مواد کا بغور جائزہ لے اور اس میں شریعت کی پیروی کو یقینی بنائے۔ اسلامی بینک کے معاملات میں فتویٰ جاری کرے جن پر عمل کرنا اسلامی بینک کے لئے ضروری ہے۔[22]
- شریعہ بورڈ کو اپنی ذمہ داریاں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ادا کرنی چاہیں۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کو اس بات کی یقین دہانی کرانی چاہیے کہ شریعہ بورڈ پر مینجمنٹ اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے کسی قسم کا دباو نہیں ہونا چاہیے۔اس حوالے سے اسلامی بینک مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں۔[23]
  - شریعہ بورڈ ممبر کے تقرری کے خط میں شریعہ بورڈ ممبر کے کردار اور ذمہ داریوں کی وضاحت کی گئی ہو
  - شریعہ بورڈ کے ممبران کے لئے ضروری ہے کہ وہ بینک کی مینجمنٹ کا حصہ نہ ہوں[24]

---

[20] مزید تفصیلات کے لئے دیکھیے:
Sharī'ah Governance Framework for Islamic Banking Institutions, IBD Circular No. 1, Sate Bank of Pakistan, (2015) accessed October 18 2016, http://www.sbp.org.pk/ibd/2015/C1.htm

[21] اسٹیٹ بینک کے جاری کردہ معیار کے مطابق شریعہ بورڈ کے ممبران کی تعلیمی قابلیت کم از کم شھادۃ العالمیہ کی سند (درس نظامی) کسی منظور شدہ جامعہ سے کم از کم ۷۰ فیصد نمبروں سے پاس کی ہو مع بی۔اے کم از کم سیکنڈ کلاس یا کلیۃ الشریعہ والقانون سے ایل ایل ایم شریعہ ڈگری ۳ GPA کے ساتھ یا مساوی ڈگری کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے حاصل کی ہو۔ افتاء کا چار سالہ تجربہ بشمول تخصص فی الافتاء کے دوران کا تجربہ۔یا تعلیم کے بعد اسلامی بینکاری کے حوالے سے تحقیق و تدریس کا پانچ سالہ تجربہ۔
مزید تفصیلات کے لئے دیکھیے:
Sharī'ah Governance Framework for Islamic Banking Institutions, IBD Circular No. 1, Sate Bank of Pakistan, (2015) accessed October 18 2016, http://www.sbp.org.pk/ibd/2015/C1.htm

[22] حوالہ بالہ، ضمیمہ ۴۔۵

[23] ایضاً

[24] مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے شریعہ گورننس فریم ورک، ص ۵

- تمام اسلامی بینکنگ کے ادارے شریعہ بورڈ اور بینک کی انتظامیہ کی مشاورت سے چیئرمین شریعہ بورڈ کے علاوہ ایک شریعہ بورڈ ممبر کو ریزیڈینٹ شریعہ بورڈ ممبر کے طور پر نامزد کریں گے۔ جو کہ بینک کے روزمرہ کے معاملات میں راہنمائی کرے گا۔
- تمام اسلامی بینکوں میں ایک شریعہ آڈٹ یونٹ قائم کیا جائے گا جو کہ انٹرنل / اندرونی شریعہ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کا حصہ ہو سکتا ہے یا الگ سے آزاد یونٹ جو کہ بینک کے حجم پر منحصر ہے۔ اس یونٹ کا مقصد اندرونی شریعہ آڈٹ (Internal Sharī'ah Audit) کے ذریعے بینک کے معاملات کو بغور چیک کرے تا کہ اس بات کی یقین دہانی ہو سکے کہ آیا معاملات شریعت کے مطابق ہیں یا نہیں؟
- اسلامی بینک کے معاملات پر ایک آزاد رائے اور بینک کے معاملات کی شریعت کی پیروی کو چیک کرنے کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے مذکورہ شریعہ گورننس فریم ورک کے ذریعے تمام اسلامی بینکوں کے لئے لازم قرار دیا ہے کہ بیرونی شریعہ آڈٹ (External Sharī'ah Audit) بھی کروائیں۔

5. سودی بینکوں کی اسلامی برانچوں کے مالیات:

اسٹیٹ بینک کی طرف سے جس طرح شرعی امور کے حوالے سے ہدایات جاری کی جاتی ہیں اسی طرح مالیاتی امور کے حوالے سے بھی بینکنگ پالیسی ڈیپارٹمنٹ، اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی طرف سے ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ ایک بینک کے بنیادی عوامل میں ڈیپازٹ کی وصول اور تمویل کی فراہمی ہے۔ ڈیپازٹ کی وصولی کے حوالے سے جس طرح پہلے ذکر کیا گیا اسلامی بینکوں کی برانچوں کے کھاتہ داران اپنی رقوم اسلامک بینکنگ برانچوں اور اسلامک بینکنگ ونڈو میں جمع کروا سکتے ہیں اور نکلوا سکتے ہیں۔ جبکہ تمویل کی فراہمی کے حوالے سے طے شدہ برانچوں میں ہی معاملات ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے اسلامک بینکنگ برانچوں کے لئے لازم ہے کہ وہ اسلامک بینکنگ ڈویژن کے تحت اسلامک بینکنگ فنڈ قائم کریں جس میں سے تمویل کی فراہمی شریعہ قوانین کے تحت کی جاتی ہے۔ [25] اس حوالے سے شریعہ بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ اسلامی بینک کی برانچ کے معاملات شریعت کے اصولوں کے منافی نہ ہوں۔

---

[25] SBP, Guidelines for opening of stand-alone branches for Islamic Banking by existing banks, BPD Circular No. 01 of 2003.

سودی بینکوں کی اسلامی بینکنگ برانچوں کے مالیاتی گوشواروں کو سودی بینک کے گوشواروں میں مجموعی طور پر ظاہر کیا جاتا ہے اور مالیاتی گوشواروں کے آخر میں ان کے وضاحتی نوٹ شامل کئے جاتے ہیں، اسٹیٹ بینک کی طرف سے متعدد سرکلر اور گشتی مراسلے جاری کئے گئے جن میں ابتدائی سرکلر ۲۰۰۶ء میں جاری کیا گیا[26] بعد ازاں گزشتہ سرکلر میں ترمیم کر کے ۲۰۱۳ء میں ایک سرکلر جاری کیا گیا[27] جسکے مطابق سودی بینکوں کی اسلامی برانچوں کے حسابات سودی بینکوں کے سالانہ گوشواروں میں الگ سے شائع کیے جائیں گے۔ اس مراسلہ / سرکلر کے ساتھ فرد توازن / تختہ توازن (Balance Sheet) کا ایک نمونہ بھی جاری کیا گیا(ضمیمہ۔ا) ۔ اور حال ہی میں سودی بینکوں کے مالیاتی گوشواروں میں اسلامی بینکنگ برانچوں کے مالیات کو ظاہر کرنے کے لئے ۲۹ فروری ۲۰۱۶ء کو ایک سرکلر جاری کیا گیا[28]

6. اسلامی شاخوں سے معاملات کرنے کا حکم:

سودی بینکوں کی اسلامی شاخیں نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں کام کر رہی ہیں، جن کے حوالے سے عوام الناس میں شبہات پائے جاتے ہیں جیسے کہ سودی بینکوں کی اسلامک بینکنگ برانچیں یا سٹینڈ الون برانچیں اور اسلامک بینکنگ ونڈوز سودی بینک کے زیر انتظام چل رہی ہوتی ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی قسم کا اختلاط پیدا نہ ہوتا ہو؟ اسی ابہام کے سبب سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کے ساتھ مالی معاملات طے کرنے کے حوالے سے اہل علم میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں، بعض جواز کے قائل ہیں جبکہ بعض عدم جواز کے قائل ہیں ان کے علاوہ بعض علماء سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کے ساتھ معاملات کو ضرورت کے تحت جائز قرار دیتے ہیں۔ درج ذیل سطور میں ان تمام آراء اور ان کے دلائل اختصار کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں:

[26] SBP, Revised forms of Annual Financial Statements, Banking Supervision, BSD Circular No. 04 of 2006, Issued on February 17, 2006, Accessed on 27 November 27, 2016, www.sbp.org.pk/bsd/2006/C4.htm

[27] SBP, Revised forms of Annual Financial Statements, Banking Supervision, BSD Circular Letter No. 03 of 2013, Issued on January 22, 2013, Accessed on 27 November 27, 2016, http://www.sbp.org.pk/bsrvd/2013/CL3.htm

[28] SBP, Revised forms of Annual Financial Statements, Banking Supervision, BPRD Circular Letter No. 05 of 2016 , Issued on February 29, 2016, Accessed on 27 November 27, 2016, http://www.sbp.org.pk/bprd/2016/CL5.htm

أ. جواز کی رائے اور دلائل:

اقتصادی اور شرعی ماہرین کے ایک گروپ کے ہاں سودی بینکوں کی ان اسلامی شاخوں کے ساتھ مالی معاملات طے کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر شرعی ضوابط کا خیال رکھا جائے، ان کے ساتھ مالی معاملات طے کرنا جائز ہے۔ انہوں نے اپنی اس رائے کو مندرجہ ذیل دلائل سے تقویت دی ہے۔[29]

پہلی دلیل: اسلامی شاخوں کا مقصد سود سے نجات حاصل کرنا ہے:

شریعت کے مالی معاملات میں جو مختلف مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ اسلامی معاشرے سے سود کو ختم کیا جائے اور اس کے لیے جو بھی ممکنہ حل ہو اس کے ذریعے اس کو ختم کیا جائے۔ چنانچہ سودی بینکوں میں موجود ان اسلامی شاخوں سے اس مقصد کی تکمیل ہو رہی ہے اس لیے ان کے ساتھ مالی معاملات طے کرنا جائز ہے۔[30]

---

[29] فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن سلیمان المنیع عضو ھیئۃ کبار العلماء في المملکۃ (دیکھئے: ڈاکٹر عبد اللہ بن سلیمان کا انٹرویو، جو مسجد بن منیع میں ہفتہ کے روز بتاریخ ۸ / ۱۲ / ۱۴۲۳ھ ہوا). دیکھئے: (النوافذ الإسلامیۃ في البنوک التقلیدیۃ، مجلۃ الأموال شمارہ نمبر ۶) الأستاذ قاسم محمد قاسم ڈائریکٹر جنرل قطر انٹر نیشنل اسلامی، دیکھئے: (النوافذ الإسلامیۃ في البنوک التقلیدیـــــة، ۴۱) الدکتور علي محي الدین قرۃ داغي، دیکھئے: (النوافذ الإسلامیۃ في البنوک التقلیدیۃ، ۴۲). الأستاذ حسین محمد المفتي مدیر عام بنک التنمیـة للتعـاون، دیکھئے: (النوافذ الإسلامیۃ في البنوک التقلیدیـــة، المرجع السابق، ۴۲). الدکتور محمد الردادي، دیکھئے، (الضوابط الشـــرعیۃ لفروع المعاملات الإســـلامیۃ بالبنوک التقلیدیـــة، ۳۶) الدکتور حسین شحاتۃ، دیکھئے: (الفروع الإسلامیۃ في المصارف التقلیدیـــة، مرجع سابق، ۱۷) الدکتور سعید المرطان، دیکھئے: (الضوابط الشرعیۃ لإنشاء البنوک التقلیدیـــة فروعاً و نوافذ إسلامیۃ، مجلۃ حولیۃ البرکۃ، جدۃ، الطبعۃ الأولی، ۱۴۲۲ھ، شمارہ نمبر ۰۳، رمضان ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۱م، ۲۳۲۔۲۳۳)، الدکتور أحمد محي الدین۔

[30] ڈاکٹر مصطفی، تقییم ظاھرۃ تحول البنوک التقلیدیۃ للمصرفیۃ الاسلامیۃ، ۱۰۱؛ ڈاکٹر مرطان، "تقویم الموسسات التطبیقیۃ للاقتصاد الاسلامی: النوافذ الاسلامیۃ للمصارف التقلیدیۃ"، ۰۹؛ ڈاکٹر شریف فہد، الفروع الاسلامیۃ التابعۃ للمصارف الربویۃ، دراسۃ فی ضوء الاقتصاد الاسلامی، (یہ بحث انہوں نے ۲۰۰۳ء میں جامعہ ام القری میں اقتصادی امور پر ہونے والی تیسری بین الاقوامی کانفرنس میں پیش کی)، ۲۳

دوسری دلیل: دونوں نظاموں کا ایک ساتھ چلنا:

سودی بینکوں میں اسلامی شاخوں کا وجود سودی اور اسلامی نظام معیشت کے ایک ساتھ چلنے کی عملی مثال ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دونوں نظام ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چل سکتے ہیں، ان دونوں میں کوئی جنگ کی سی صورت نہیں ہے۔ گویا اس نظام میں ایک دوسرے کا احترام بھی پایا جاتا ہے۔[31]

اسلامی شاخوں کے ساتھ مالی معاملات طے کرنے والوں کے دلائل کا تجزیہ:

اسلامی شاخوں کے ساتھ مالی معاملات کے جواز کے قائل اہل علم کے دلائل کی روشنی میں یہ کہنا کہ اسلامی شاخوں کے ذریعے سود کا خاتمہ ہو رہا ہے تو یہ بات محل نظر ہے۔ کیونکہ ان اسلامی شاخوں کے ذریعے سودی بینکوں نے اپنے گاہکوں کو محض ایک سہولت فراہم کی ہے۔ اگر ان کو اسلامی نظام معیشت سے اس قدر لگاؤ ہو تو وہ پورے بینک کو کیونکر اسلامی نہیں کر لیتے؟ دوسری جانب اگر بالفرض یہی سمجھ لیا جائے کہ ایک سودی بینک کی ذیلی برانچوں کا بہت اچھا کاروبار چل رہا ہے تو اس میں یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ جہاں اسلامی بینکاری کا حجم بڑھ رہا ہے وہاں سودی بینک (جس کی ذیلی برانچ ہے) کو بھی تقویت مل رہی ہے۔

اسلامی شاخوں کے سودی بینکوں میں وجود سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ دونوں نظام مل کر چل سکتے ہیں جس سے ایک دوسرے کے احترام کا پہلو بھی مزید بڑھے گا، لیکن یہ بات بالکل شریعت کے مالی معاملات کے مقاصد کے متضاد ہے، کیونکہ اسلامی نظام معیشت کا مقصد سود اور سودی اداروں کا خاتمہ ہے نہ کہ اس کے ساتھ مل کر چلنا۔ اسی طرح یہ کہنا کہ ظاہر پر حکم لگانے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلامی شاخوں کے کھولنے کا مقصد سود کا خاتمہ ہے اور اسلامی طریقے کے مطابق مالی معاملات طے کرنا ہے، لیکن یہ بات اتنی ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کی عملی صورت کو دیکھ کر حکم لگایا جا سکتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ ان شاخوں کے کھولنے والوں کی نیت واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ سود سے پاک نظام معیشت چاہتے ہی نہیں، کیونکہ اگر یہی ان کا مقصد ہو تو وہ سودی معاملات کے ساتھ ساتھ اسلامی شاخ کا آغاز نہ کریں، بلکہ سودی نظام کو یکسر ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کے فروغ میں حصہ لیتے، تو انکا سودی نظام معیشت کو چلاتے رہنا اور اس کو ختم نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا مقصد سودی نظام کو

---

[31] ایضاً

ختم کرنا نہیں بلکہ سودی نظام کے ذریعے منافع حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی نظام کا نام دے کر اپنے سودی معاملات کے ذریعے منافع حاصل کرنا ہے۔

البتہ نبی کریم ﷺ کا یہودیوں کے ساتھ مالی معاملات طے کرنا جبکہ یہودی سود خور تھے اور سودی معاملات کرتے تھے، تو یہ قیاس درست نہیں ہے۔ کیونکہ مسلم کا غیر مسلم پر قیاس کرنا درست نہیں ہے [32]۔ قرآن مجید میں جہاں یہ خبر دی ہے کہ یہودی سودی معاملات کرتے ہیں وہاں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جن یہودیوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ نے مالی معاملات طے کیے تھے وہ یہودی اسلامی ملک میں سودی معاملات طے کرتے تھے، لہذا اسلامی ملک کے مسلم حکمران یہودیوں کو اسلامی مملکت میں سودی معاملات کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور سود کے خلاف جنگ کا جو اعلان اللہ نے خود مسلمان کے خلاف کیا ہے اس کی شدت ایک غیر مسلم سود خور کے خلاف اور بڑھ جاتی ہے۔ لہذا نبی کریم ﷺ کے یہودیوں کے ساتھ مالی معاملہ طے کرنے سے اسلامی شاخوں کے جواز کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

ب. سودی بینکوں کے ساتھ ضرورت کے تحت معاملات طے کرنے کی رائے:

سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کے بارے میں بعض معاصر فقہاء نے حاجت کے تحت جواز کی رائے اختیار کی ہے، ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

1. اگرچہ دنیا میں اس وقت سودی نظام ہی چل رہا ہے تاہم یہ بات ضرور ہے کہ جب تک اسلامی حقیقی بینکوں کا وجود صحیح معنوں میں نہیں آجاتا تب تک ضرورت کے تحت ایسی اسلامی شاخوں کے ساتھ معاملات طے کیے جاسکتے ہیں اور اللہ تعالی کے اس فرمان سے اس بات کی تائید بھی ان حضرات کو حاصل ہے:[33] قرآن کریم میں ہے: فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلا عَادٍ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ[34] اور جو شخص مجبور کر دیا جائے اور وہ بغیر زیادتی اور بغیر عادت بنائے (حرام کو) کھائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

---

32 ایضاً

33 دیکھئے: فضيلة الشيخ أحمد المزروع صدر شرعی محاكم مكة المكرمة ،ڈاکٹر صاحب کا یہ انٹرویو مسجد فقیہ میں جمعہ کے دن بتاریخ ۲۰/۱۲/۱۴۲۳ھ، ہوا

34 البقرة:۱۷۳

2. اسی طرح ان حضرات کا کہنا ہے کہ اسلامی بینک کی عدم موجودگی میں ایک سودی بینک کے ساتھ معاملات طے کرنے سے بہتر ہے کہ کسی اسلامی شاخ کے ساتھ معاملات طے کر لیے جائیں۔
3. جیسا کہ یہ بھی ممکن ہے کہ اسلامی شاخوں کے ساتھ معاملات طے کرنا سودی بینکوں کا اسلامی بینکوں میں تبدیل ہونے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔[35]

ت. عدم جواز کی آراء اور دلائل:

اسلامی شاخوں کے ساتھ مالی معاملات طے کرنے سے منع کرنے والوں کے ہاں یہ شاخیں صرف اور صرف ایک دھوکہ ہے اور اسلامی نام دیکر سودی معاملات طے کرنے کا ایک حیلہ اور بہانہ ہے، لہذا اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی[36]، اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی دلیل: سودی معاملات سے توبہ یا اللہ سے اعلان جنگ:

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں سودی معاملات کو مکمل طور پر چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے یا پھر اعلان جنگ ہے، **اللہ تعالی کا فرمان ہے**: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ[37] (اے وہ لوگو، جو ایمان لائے ہو، ڈرو تم اللہ سے، اور چھوڑ دو تم لوگ اس کو جو کچھ کہ باقی رہ گیا ہے سود میں سے، اگر (واقعی) تم لوگ ایماندار ہو، پس اگر تم

---

[35]۔ د. فهد الشريف، الفروع الإسلامية التابعة للمصارف الربوية، دراسة في ضوء الاقتصاد الإسلامي، ۲۱۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بحث جامعہ ام القری میں ہونے والی تیسری انٹرنیشنل کانفرنس میں پیش۔

[36] دیکھئے: الدکتو نصر فرید واصل، ''المعاملات الإسلامية في البنوك الغربية''، مجلة الاقتصاد الإسلامي، بنك دبي الإسلامي، الإمارات العربية المتحدة، شمارہ نمبر ۲۴۱ (ربیع الآخر ۱۴۲۲ھ / جولائی ۲۰۰۱م)، ۵۷، الدکتور شوقي دنیا (حوالہ بالہ، ۵۹)، الدکتور عمر زهير، ''رأي في مسألة النظام المزدوج في الأعمال البنكية''، مجلة الأموال، شركة الاتصالات الدولية، جدة، السنة الأولى، شمارہ نمبر ۰۱ (أکتوبر / دسمبر ۱۹۹۶م)، ۶۴، الأستاذ نبيل عبد الاله نصيف، مدير مصرف فيصل الإسلامي، ''النوافذ الإسلامية في البنوك التقليدية'' مجلة الأموال شركة الاتصالات الدولية، جدة، السنة الثانية، شمارہ نمبر ۰۶، (جنوری / مارچ ۱۹۹۸م)، ۴۰

[37] البقرة: ۲۷۸۔۲۷۹

نے ایسے نہ کیا تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لیے ہیں تمہارے اصل مال، نہ تم (کسی پر) ظلم (وزیادتی) کرو، نہ تم پر کوئی ظلم (وزیادتی) کی جائے،)۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک مسلمان کے لیے سوائے دو اختیارات کے کوئی اور اختیار نہیں دیا، یا سود سے توبہ کرلے یا پھر اللہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔[38]

دوسری دلیل: حرام اور حلال کی ملاوٹ کا خدشہ:

اسلامی شاخوں کے ساتھ معاملات طے کرنا اس لیے بھی حرام ہے کہ یہ حرام اور حلال کے اختلاط کا سبب بنتا ہے، وہ اس طرح کہ کئی مرتبہ سودی بینک اور اسکی اسلامی شاخ کے اموال کے درمیان فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے، مثلاً جاری کھاتہ (Current Account) کا استعمال، کہ ایک ایسا گاہک جس کا ایک سودی بینک میں جاری کھاتہ ہو اور وہ اس کی اسلامی شاخ کے ساتھ مالی معاملات طے کر رہا ہو اور وہ اپنے جاری کھاتہ کو استعمال کرے تو یہ کیسے معلوم ہو گا کہ وہ اسلامی شاخ کے کرنٹ کو استعمال کر رہا ہے؟ اسی طرح ایسا گاہک اس اسلامی شاخ کے ساتھ معاملہ طے کر کے حقیقت میں اصل سودی بینک کو سپورٹ کر رہا ہے۔ جیسا کہ ضرورت پڑنے پر وہ اصل بینک اپنی شاخ کے پیسے استعمال کر سکتا ہے تو یہ ایک طرح سے سودی بینک کی اعانت کے مترادف ہے۔[39]

جواز اور عدم جواز کے دلائل کا تجزیہ اور اعتدال کی راہ:

سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کے ساتھ معاملات طے کرنے کے حوالے سے مندرجہ بالا دلائل پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حلت و حرمت دونوں طرف علمانے اپنی اپنی رائے کو تقویت دینے کی کوشش کی ہے اور دونوں طرف مضبوط دلائل موجود ہیں۔ چنانچہ دونوں طرف دلائل کی موجودگی سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ان برانچوں کے ساتھ معاملات طے کرنے کو نہ تو کلی طور درست کہا جا سکتا ہے اور نہ غلط کہا جا سکتا ہے۔ البتہ اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہوئے یہ کہا جائے تو موزوں معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت وحاجت کا خیال رکھتے ہوئے ان برانچوں کے ساتھ مالی معاملات طے کرنے کو اس صورت میں جائز قرار دیا جائے کہ سودی بینکوں کی یہ اسلامی شاخیں بتدریج اپنے معاملات کو وسیع کرے اور سودی بینکوں کو اپنا اقتصادی نظام اسلامی نظام میں تبدیل کرنے پر

---

[38] شریف فہد،الفروع الاسلامیة التابعة للمصارف الربویة، ٢٢

[39] ایضاً

مجبور کر دے، نہ کہ سودی بینکوں کے لیے منافع کے حصول کا سبب بنے اور یہ کام بتدریج کوشش اور محنت سے ہو سکتا ہے یک بار یہ کام نہیں ہو سکتا اور یہ بات روزروشن کی طرح واضح ہے کہ اسلام نے غیر اسلامی روایات کو یک بار ختم کرنے کی بجائے بتدریج تبدیلی کی راہ کو اختیار کیا۔ جیسا کہ شراب کی حرمت، سود کی حرمت کی مثالیں اس چیز کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ چنانچہ اسلامی بینکوں اور اسلامی شاخوں کا اجراء اسی بتدریج تبدیلی کی راہ کو اپنانے کی ایک کڑی ہے۔

اسی طرح جیسے حفظ نفس کے لیے اسلام نے بغیر زیادتی اور ہمیشگی کئے بغیر حرام کھانے کی رخصت دی ہے اسی طرح موجودہ معاشی نظام سود کو ختم کرنے کے لیے اور اسلامی مالی مقاصد کی حفاظت کے لیے انہی اسلامی بینکوں اور اسلامی شاخوں، خواہ وہ سودی بینکوں کی ہی کیوں نہ ہوں، کے ساتھ معاملات طے کرنے کی رخصت دینا زیادہ اس طرح موزوں معلوم ہوتا ہے کہ انہی برانچوں کے معاملات طے کرنے سے بتدریج سودی نظام پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ لہذا اگر سودی بینکوں کی اسلامی برانچیں سودی بینکوں کی ترویج کا باعث نہ بنیں، بلکہ سودی بینکوں کو اسلامی نظام معیشت میں تبدیل کرنے کا سبب بنیں اور بتدریج نظام سود کو ختم کرنے کا سبب بنیں تو رخصت و حاجت کو سہارا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ قطعی نصوص سے ضرورت کی صورت میں دین اسلام نے حرام کھانے کی رخصت دی ہے۔ واللہ اعلم۔

خلاصہ بحث:

پاکستان میں مروجہ اسلامی مالیاتی نظام کا آغاز ۲۰۰۲ء میں ہوا، جو کہ مروجہ سودی بینکاری نظام کا متبادل ہے، اس مختصر وقت میں اسلامی بینکاری کے حجم میں نمایاں اضافہ سامنے آیا ہے۔ مروجہ سودی نظام صدیوں پرانا نظام ہے، اس لیے اسلامی بینکاری اور مالیات کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے، نہ کہ اس کو ابتدائی دور میں صفر سے ضرب دے کر ختم کر دیا جائے۔ اگر یہ کوشش بھی ناکام ہو جائے تو باقی سودی بینکاری رہ جائے گی۔ اس میں اجتہادی غلطیوں کا احتمال بہر صورت ہے جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ درست ہو جائیں گی، لیکن سودی بینکاری سے البتہ واضح طور پر بہتر ہے۔ سودی بینکوں کی اسلامی شاخوں کے ساتھ مالی معاملات کرنے کے حوالے سے جواز اور عدم جواز کے قائل اہل علم کے دلائل تفصیل سے بیان کرنے کے بعد یہ بات عیاں ہے کہ معاصر سودی بینک اپنی اسلامی شاخوں کے ذریعے اپنے گاہکوں کو محض ایک سہولت فراہم کر رہے ہیں۔ دوسری جانب یہ ایک حقیقت ہے کہ سودی بینک کی ذیلی برانچوں کا بہت اچھا کاروبار چل رہا ہے جس کا مطلب ہے کہ عوام اسلامی بینکاری کو چاہتی ہے، تو سودی بینک ایک ذیلی برانچ کی بجائے پورے بینک کو کیونکر اسلامی نہیں کر لیتے؟ سودی نظام کو یکسر ختم کرنے اور

اسلامی نظام معیشت کے فروغ میں حصہ لیتے ہوئے ان بینکوں کو چاہیے کہ ذیلی برانچوں کی بجائے مکمل اسلامی بینکوں میں تبدیل ہوں، اس حوالے سے اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں سودی بینکوں کی اسلامی بینکاری نظام میں تبدیلی کی ہدایات کے حوالے سے ایک مفصل سرکلر جاری کیا ہے۔[40] البتہ سودی بینکوں کی اسلامی برانچوں کے ساتھ مالی معاملات کرنے کے حوالے سے بہت سے شبہات پائے جاتے ہیں، جیسے کہ سودی بینک اور اسلامی بینک کے اموال اور منافع کا اکٹھا ہونا اور ان کے حسابات وغیرہ کے حوالے سے بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ان تمام شبہات کے حوالے سے ابتدائی صفحات میں تفصیل بیان کر چکے ہیں کہ شریعہ گورننس کے قوانین کے تحت ان برانچوں کے مالیات سودی بینک سے جدا ہوتے ہیں اور ایک شریعہ بورڈ کی نگرانی میں طے ہوتے ہیں۔ اس شریعہ بورڈ کا ایک رکن کل وقتی شریعہ ایڈوائزر کے طور پر بینک کے روزمرہ معاملات کی نگرانی کرتا ہے۔[41]

---

[40] State Bank of Pakistan, (2017) Guidelines for Conversion of a Conventional Bank into an Islamic Bank, Islamic Banking Department, State Bank of Pakistan, Jul 06, 2017 (IBD Circular No. 01), www.sbp.org.pk/ibd/2017/C1.htm , Accessed on 5th September 2017 at: 03:43 am

[41] محمد اصغر شہزاد، ڈاکٹر حبیب الرحمٰن، **اسلامی بینکوں میں شریعہ ایڈوائزری: ایک تجزیاتی مطالعہ**، فکر و نظر، اِدارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ج ۵۴، شمارہ ۴، ۲۰۱۷ء

ضمیمہ ۔ ا

Annexure - 2

ISLAMIC BANKING BUSINESS

The bank is operating ___ Islamic banking branches at the end of current year/half-year/quarter as compared to ___ Islamic banking branches at the end of Prior year/half-year/quarter.

		(Current Period)	(Prior Period)
		Rupees in '000	
ASSETS			
Cash and balances with treasury banks		xxxxxx	xxxxxx
Balances with other banks			
Due from Financial Institutions		xxxxxx	xxxxxx
Investments		xxxxxx	xxxxxx
Islamic Financing and Related Assets	**A-2.1**	xxxxxx	xxxxxx
Operating fixed assets		xxxxxx	xxxxxx
Deferred tax assets		xxxxxx	xxxxxx
Other assets		xxxxxx	xxxxxx
Total Assets		**xxxxxx**	**xxxxxx**
LIABILITIES			
Bills payable		xxxxxx	xxxxxx
Due to Financial Institutions		xxxxxx	xxxxxx
Deposits and other accounts		xxxxxx	xxxxxx
-Current Accounts		xxxxxx	xxxxxx
-Saving Accounts		xxxxxx	xxxxxx
-Term Deposits		xxxxxx	xxxxxx
-Others		xxxxxx	xxxxxx
-Deposit from Financial Institutions -Remunerative		xxxxxx	xxxxxx
-Deposits from Financial Institutions-Non-Remunerative		xxxxxx	xxxxxx
Due to Head Office		xxxxxx	xxxxxx
Other liabilities		xxxxxx	xxxxxx
		(xxxxxx)	(xxxxxx)
NET ASSETS		**xxxxxx**	**xxxxxx**
REPRESENTED BY			
Islamic Banking Fund		xxxxxx	xxxxxx
Reserves		xxxxxx	xxxxxx
Unappropriated/ Unremitted profit		xxxxxx	xxxxxx
		xxxxxx	xxxxxx
Surplus/ (Deficit) on revaluation of assets		xxxxxx	xxxxxx
		xxxxxx	**xxxxxx**
Remuneration to Shariah Advisor/Board		xxxxxx	xxxxxx
CHARITY FUND			
Opening Balance		xxxxxx	xxxxxx
Additions during the period		xxxxxx	xxxxxx
Payments/Utilization during the period		(xxxxxx)	(xxxxxx)
Closing Balance		xxxxxx	xxxxxx

A-2.1 Islamic Financing and Related Assets

Please provide the information for each of the Islamic modes of Financing alongwith break-up of Financings, Advances, Inventories and anyother related item.
The break-up shall be provided on the following lines

A-2.1.1 Islamic Mode of Financing

Financings/Investments/Receivables	xxxxxx	xxxxxx
Advances	xxxxxx	xxxxxx
Assets/Invetories	xxxxxx	xxxxxx
Others (please specify)	xxxxxx	xxxxxx
	xxxxxx	xxxxxx